سوال

(262) بلی کی خرید و فروخت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے پڑوسی برطانیہ سے بلی لائے ہیں جس کی قیمت پاکستانی پچاس ہزار روپے ہے، میں نے انہیں بتایا کہ اس کی خرید و فروخت شرعاً ناجائز ہے، انھوں نے مجھ سے دلیل کا مطالبہ کیا تو میں خاموش ہوگیا، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے کتے اور بلی کو حرام کہا ہے کیونکہ یہ درندے ہیں اور مردار کھاتے ہیں اور جو جانور حرام ہیں ان کی قیمت بھی حرام ہوتی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام قرار دے دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتے ہیں۔'' [1]

بلی اور کتے کے متعلق تو خاص طور پر احادیث میں آیا ہے کہ اس کی قیمت حرام ہے جیسا کہ ابو زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بلی اور کتے کی قیمت کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جھڑکا ہے۔ [2] ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔'' [3] اس حدیث کے مطابق کتے کا لفظ عام ہے، شکاری ہو یا غیر شکاری یا جاسوسی وغیرہ کے لیے ہو، اس عموم کے پیش نظر ہر قسم کے کتوں کی خرید و فروخت نہیں ہونا چاہیے لیکن دوسرے دلائل کی بنا پر وہ کتے مستثنیٰ ہیں جن کے رکھنے کو احادیث میں جائز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ شکار کے لیے، رکھوالی کے لیے یا جیسے آج کل جاسوسی کے لیے کتے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جب ان کا رکھنا جائز ہے تو ان کی خرید و فروخت بھی یقیناً جائز ہوگی کیونکہ اس کے بغیر مذکورہ کاموں کے لیے کتوں کا ملنا ناممکن ہو جائے گا یہی وجہ ہے کہ بعض احادیث میں استثناء بھی آیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے لیکن شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔ [4]

اس کے جواز کی علت اس کا انتفاع ہے، اسی وجہ سے رکھوالی اور جاسوسی وغیرہ جیسے مقاصد کے لیے بھی کتوں کی خرید و فروخت جائز ہوگی لیکن بلی کے متعلق کسی قسم کا استثنیٰ احادیث میں مروی نہیں ہے، اس لیے بلی خواہ کسی مقصد کے لیے ہو اس کی خرید و فروخت کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگرچہ بیش بہا قیمت کی وجہ اس کی خوبصورتی بتائی جاتی ہے لیکن اس وجہ سے اس کی خرید و فروخت کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مسند امام احمد: ص ۳۱۷، ج ۳۔

[2] صحیح مسلم، المساقاۃ: ۷۵۶۹۔

[3] ابوداؤد، الاجارۃ: ۳۴۹۷۔

[4] سنن النسائی، البیوع: ۴۶۷۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:244

محدث فتویٰ